# غلامی اور اس کے احکام ومسائل

### حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے اقوال وافکار کی روشنی میں

(محمد رواس قلعجی)

قرون اولی کی غلامی اگر چہ فی زمانہ نہیں رہی تاہم آزادی کی حقیقی قدر و قیمت کا اندازہ اسی وقت ہوسکتا ہے جب غلامی کے مسائل ومعاملات اور غلامی کی مشکلات معلوم ہوں۔ جو لوگ آزاد پیدا ہوئے اور جنہیں غلامی سے سابقہ نہیں پڑا نہ جنہوں نے غلاموں کو دیکھا اور غلامی کی تلخیوں سے آشنا ہوئے انہیں غلاموں کے مسائل پر بھی کبھی کبھار نظر ڈالنی چاہئے تاکہ وہ آزادی کی قدر پہچان سکیں۔ ذیل میں ہم ایسا ہی ایک مضمون پیش کر رہے ہیں جس میں غلامی کے معنی ومفہوم سے غلاموں کے مسائل ومعاملات تک حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے افکار واقوال سے استفادہ کیا گیا ہے۔ امید ہے یہ مضمون کسی حد تک غلامی کو سمجھنے اور غلاموں کے شرعی مسائل جاننے کے لئے مدد ومعاون ثابت ہوگا۔

## رق: (غلامی):

غلام کے سلسلے میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے موقف پر ہم مندرجہ ذیل پہلوؤں سے گفتگو کریں گے۔

## ۲۔ غلامی کی قسمیں:

## ۳۔ غلامی کے نتیجے میں مرتب ہونے والے اثرات ونتائج:

اب ہم ان تمام پہلوؤں پر تفصیل سے گفتگو کریں گے۔

غلامی سے مراد ایسا حکمی ''سلب اختیار'' ہے جو فی الاصل جرم کفر مع الحرب (کافر ہوتے ہوئے مسلمانوں سے جنگ کرنے کے جرم) میں بطور سزا نافذ کیا گیا ہے۔

## ۲۔ غلامی کی قسمیں:

غلامی کی کئی قسمیں ہیں جو مندرجہ ذیل ہیں:

(الف)قن (ب)مدبر (ج)مکاتب (د)ام الولد۔

اب ہم ان میں سے ہر ایک کی علیحدہ علیحدہ تعریف کرتے ہیں:

الف۔ ''قن'' سے مراد ایسا غلام ہے جس میں غلامی کی تمام خصوصیات پوری طرح پائی جاتی ہوں اور جو مکاتب، مدبر یا ام ولد بھی نہ ہو۔ غلام یا لونڈی کے لفظ کا پورا پورا اطلاق ایسے ہی شخص پر ہوتا ہے۔

ب۔ ''مدبر'' سے مراد ایسا غلام یا لونڈی ہے جس کے مالک نے اس کی آزادی کو اپنی وفات پر معلق کر رکھا ہو اور اسے کہا ہو کہ تم میری وفات کے بعد آزاد ہو جاؤ گے۔ ایسا شخص اپنے مالک کی وفات کے بعد آزاد قرار پاتا ہے۔

اور اگر ''مدبرہ'' شادی شدہ لونڈی ہو تو اس کی وہ اولاد جو اس کے ''مدبرہ'' قرار دیئے جانے سے پہلے پیدا ہوئی ہوگی، اس کے مالک کی لونڈی یا غلام قرار پائے گی، لیکن اس کی جو اولاد اس کے ''مدبرہ'' قرار دیئے جانے کے بعد پیدا ہوگی، اسے آزاد قرار دیا جائے گا، چنانچہ عبدالرحمٰن بن یعقوب جو بنو جہینہ کی ایک شاخ بنو حرقہ کے آزاد کردہ غلام تھے، روایت کرتے ہیں کہ میری دادی کے مالک نے میری دادی کا نکاح اپنے ایک غلام سے کیا تھا اور اس کے بعد اسے ''مدبرہ'' قرار دے دیا تھا۔ ''مدبرہ'' قرار دیئے جانے کے نتیجے میں جب وہ آزاد ہو گئی تو اس کے ہاں ایک بیٹے کی پیدائش ہوئی اور پھر اس کے بعد اس کا مالک بھی وفات پا گیا، جس کے نتیجے میں اسے آزاد قرار دے دیا گیا۔ آزاد قرار دیئے جانے کے بعد اس نے اپنا معاملہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خدمت میں پیش کیا اور درخواست کی کہ اس کے بچوں کو آزاد قرار دیا جائے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فیصلہ فرمایا کہ اس کی جو اولاد اس کے ''مدبرہ'' قرار دیئے جانے سے پہلے کی ہے غلام قرار پائے گی اور جو اس کے بعد کی ہے وہ اس کی آزادی کے ساتھ ہی آزاد ہو جائے گی۔ (۱۳)

## ج۔ ''مکاتب''

''مکاتب'' سے مراد غلام یا لونڈی کا کچھ معاوضہ ادا کر کے اپنی آزادی کا پروانہ حاصل کرنا ہے۔

مکاتبت کا حکم:

فضل العالم علی العابد کفضلِ القمرِ علی سائرِ الکواکب (سنن ابوداود وترمذی)

''مکاتبت'' کے بارے میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی رائے یہ تھی کہ اگر غلام یا لونڈی اپنے مالک سے ''مکاتبت'' چاہے، تو اس کے لئے اس کا یہ مطالبہ پورا کرنا ضروری ہو جاتا ہے، البتہ اس سلسلہ میں مالک کے لئے یہ معلوم کرنا بھی ضروری ہے کہ آزادی حاصل کرنے کے بعد غلام دوسرے لوگوں پر بوجھ تو نہیں بن جائے گا، چنانچہ روایت ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ایک غلام نے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ سے رجوع کیا اور ان سے درخواست کی کہ وہ اس کے ساتھ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو کر ان سے یہ کہیں کہ وہ اس سے معاوضہ لے کر اسے آزاد کر دیں۔

حضرت زبیر رضی اللہ عنہ اس غلام کے ہمراہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور ان سے کہنے لگے کہ امیر المؤمنین! اپنے اس غلام سے معاوضہ لے کر اسے آزاد کر دیں۔ ان کی یہ بات سن کر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی پیشانی شکن آلود ہوگئی اور وہ فرمانے لگے کہ ہاں! میں ایسا کر تو دوں گا، لیکن اگر اس بارے میں اللہ تعالیٰ کا واضح حکم نہ ہوتا تو میں کبھی ایسا نہ کرتا (۱۴) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے اس ارشاد میں مندرجہ ذیل آیت کریمہ کی طرف اشارہ پایا جاتا ہے۔

وَالَّذِيْنَ يَبْتَغُوْنَ الْكِتَابَ مِمَّا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ فَكَاتِبُوْهُمْ اِنْ عَلِمْتُمْ فِيْهِمْ خَيْرًا ط (النور:۳۳)

اور تمہارے غلاموں اور لونڈیوں میں سے جو لوگ ''مکاتبت'' کی درخواست کریں، تو ان سے مکاتبت کر لو بشرطیکہ تمہیں اس بات کا علم ہو کہ ان میں خیر پائی جاتی ہے۔

(iii) ''بدل الکتابہ'' کو قسطوں میں ادا کرنا:

یوں معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی رائے یہ تھی کہ مالک کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ مکاتبت چاہنے والے غلام یا لونڈی سے قسطوں میں ''بدل الکتابہ'' وصول کرے، تاکہ اس کے لئے آسانی ہو، اس سلسلہ میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ یہ سمجھتے تھے کہ ''بدل الکتابہ'' کی کم از کم دو قسطیں تو بہر حال ہونی چاہئیں۔ اس کا ثبوت ہمیں اس واقعہ سے ملتا ہے کہ ایک بار حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اپنے ایک غلام پر غصہ ہوئے اور فرمانے لگے کہ میں تجھے اس لئے بہر صورت سزا دوں گا اور تجھ سے دو قسطوں میں ''بدل الکتابہ'' لے کر آزاد کروں گا۔ (۱۵)

☆☆☆ میں نے امام شافعی سے زیادہ کسی کو عقل والا نہیں پایا (ابوعبید) ☆☆☆

اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ اگر بدل الکتابہ کا دو قسطوں سے کم میں وصول کرنا گناہ نہ ہوتا تو آپ اپنے اس غلام کے لئے اس سے بھی کم مہلت مقرر کر کے اسے سزا دیتے۔

لیکن اگر مکاتب غلام یا لونڈی کو کشادگی میسر ہو اور وہ بدل الکتابہ کی قسطیں جلدی ادا کرنا چاہتا ہو، تو یہ چیز زیادہ بہتر ہے۔ ایسی صورت میں مالک کے لئے اس کی اس پیش کش کو قبول کرنا ضروری ہے، چنانچہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے دور کا واقعہ ہے کہ ایک شخص نے اپنے غلام کو چار یا پانچ ہزار بدل الکتابہ کے بدلے میں آزاد کرنے کا ارادہ کیا، غلام نے کہا کہ یہ ساری رقم اکٹھی لے لیجئے اور مجھے آزاد کر دیجئے، لیکن اس کے مالک نے اصرار کیا کہ وہ ہر سال ایک قسط وصول کرے گا، اس لئے کہ اس کی خواہش یہ تھی کہ اس کی وفات کی صورت میں وہ اس کا وارث قرار پائے۔ اس پر وہ غلام حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا، اور ان کے سامنے ماجرا بیان کیا۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے مالک کو بلا کر اسے رائے دی کہ وہ اس پیش کش کو قبول کرے، لیکن اس نے انکار کر دیا، اس پر انہوں نے غلام سے فرمایا کہ تمہارے ذمہ بدل الکتابہ کی جو رقم واجب الادا ہے وہ مجھے دے دو، اس نے وہ رقم لا کر آپ کی خدمت میں پیش کر دی، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اس رقم کو بیت المال میں جمع کرا دیا اور اسے آزادی کا پروانہ لکھ دیا، اور اس کے مالک سے فرمایا کہ تم ہر سال میرے پاس آ کر اپنی قسط وصول کر لیا کرو، مالک نے جب یہ صورت حال دیکھی، تو ''بدل الکتابہ'' کی ساری رقم اکٹھی وصول کر لی اور غلام کو آزادی کا پروانہ لکھ دیا۔ (۱۶)

مالک اس چیز کا پابند نہیں ہے کہ وہ مکاتب سے وصول کی جانے والی رقم میں کچھ کم کرے، لیکن اگر وہ ایسا کرتا ہے تو یہ بہرحال ایک اچھی بات ہے، چنانچہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ایک غلام کا کہنا ہے کہ مجھے عثمان رضی اللہ عنہ نے مکاتبت کی بنیاد پر آزاد فرمایا تھا، لیکن انہوں نے بدل الکتابہ کی مقدار میں کوئی کمی نہیں فرمائی۔ (۱۷)

(iv) ''مکاتب'' کب آزاد قرار پاتا ہے:

ابھی ہم نے جو واقعہ بیان کیا ہے اس سے یہ بات بھی واضح ہوتی ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے نزدیک ''مکاتب'' اس وقت تک غلام ہی متصور ہوگا، جب تک وہ اپنے ذمہ واجب الادا'' بدل الکتابہ'' مکمل طور پر ادا نہیں کر دیتا ہے۔ ''بدل الکتابہ'' کی مکمل طور پر ادائیگی کے

حرام وہ فعل ہے کہ جس کے نہ کرنے کا لازمی مطالبہ کسی دلیل قطعی سے ثابت ہو (اصول فقہ)

بعد ہی وہ آزاد قرار پائے گا، چنانچہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ مکاتب جب تک اپنے ذمہ واجب الادا ''بدل الکتابہ'' مکمل طور پر ادا نہیں کر دیتا ہے۔ غلام ہی رہتا ہے۔ (۱۸)

(۷) مکاتب کی طلاق کا حکم:

مکاتب چونکہ اس وقت تک غلام ہی گردانا جاتا ہے جب تک کہ اس کے ذمہ بدل الکتابہ میں سے کوئی رقم واجب الادا رہتی ہے، اس لئے اس کی طلاق کا حکم وہی ہوگا جو غلام کی طلاق کا حکم ہے، یعنی وہ صرف دو ہی طلاق دے سکتا ہے، چنانچہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے دور کا واقعہ ہے کہ ایک مکاتب غلام نے اپنی بیوی کو جو آزاد تھی، دو طلاقیں دیں۔ جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو معلوم ہوا تو انہوں نے فرمایا کہ یہ عورت اب اپنے شوہر کے لئے اس وقت تک حلال نہیں ہے جب تک کہ وہ ایک دوسرے شخص کے ساتھ شادی کر کے حلالہ نہیں کر لیتی۔ یوں گویا انہوں نے اسے غلام کے برابر ہی تصور فرمایا۔ (۱۹) (نیز ملاحظہ ہو مادہ: طلاق/۳ ب)

## ام الولد:

ام الولد سے مراد ایسی لونڈی ہے جس کے ہاں خود اپنے مالک کے نطفے سے اولاد پیدا ہوئی ہو۔

ب۔ ام الولد اولاد کی پیدائش کے بعد آزاد ہو جاتی ہے:

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا مسلک یہ تھا کہ ام الولد بچے کی پیدائش کیساتھ ہی آزاد قرار پاتی ہے، چنانچہ انکے بارے میں روایت ہے کہ وہ ''امہات الاولاد'' کو ہمیشہ آزاد ہی سمجھتے تھے۔ (۲۰)

حضرت عبیدۃ السلمانی کی روایت ہے کہ ایک موقع پر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے خطبہ دیتے ہوئے فرمایا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے دورِ خلافت میں مجھ سے امہات الاولاد کے بارے میں مشورہ کیا تھا۔ ہم دونوں کی متفقہ رائے تھی کہ امہات الاولاد آزاد قرار پاتی ہیں، چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنے دورِ خلافت میں اسی کے مطابق فیصلہ فرمایا کرتے تھے، اس کے بعد حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے عنان خلافت سنبھالی تو وہ بھی اسی کے مطابق فیصلے کرتے رہے۔ اس کے بعد میں نے خود خلافت کی ذمہ داریاں سنبھالیں تو میری یہ رائے قرار پائی کہ وہ بدستور لونڈیاں ہی رہتی ہیں، اس پر حضرت عبیدہ السلمانی نے ان سے کہا کہ اس معاملے میں آپ کی اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی متفقہ رائے میرے نزدیک تنہا آپ کی رائے

کے مقابلے میں زیادہ پسندیدہ اور بہتر ہے۔(۲۱)

اور ام الولد چونکہ بچے کی ولادت کے ساتھ ہی آزاد قرار پاتی ہے۔اس لئے اس کا فروخت کرنا یا اسے ہبہ کرنا جائز نہیں ہے، البتہ اس کے مالک کو اس کے ساتھ وطی کرنے کا حق بدستور باقی رہتا ہے۔اور جب مالک کی وفات ہو جائے تو وہ مکمل طور پر آزاد ہو جاتی ہے۔(۲۲)

ج۔ مالک کی وفات کی صورت میں ام الولد کی عدت:

امام بیہقی نے اپنی سنن میں یہ روایت کی ہے کہ ام الولد اپنے مالک کی وفات کی صورت میں تین حیض عدت گزارے گی۔اس لئے کہ وہ ایک آزاد خاتون کی حیثیت سے استبراء رحم کے لئے عدت گزارتی ہے۔اس لئے ایک آزاد مطلقہ خاتون کی طرح اس کی استبراء رحم کی مدت تین حیض ہوگی۔(۲۳)

امام ابن قدامہ رحمہ اللہ نے ''المغنی'' میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ روایت بیان کی ہے کہ ام الولد اپنے مالک کی وفات پر استبراء رحم کے لئے ایک حیض کی عدت گزارے گی۔(۲۴)

اس لئے کہ اس کا یہ استبراء رحم اس کی غلامی ختم ہونے کی وجہ سے ہو رہا ہے۔اس لئے اس کی مدت وہی ہوگی جو لونڈیوں اور آزاد ہونے والی لونڈیوں کے لئے مقرر ہے بشرطیکہ انہیں حیض آتا ہو اور یہ مدت ایک حیض ہے۔

## ۳۔غلامی کے نتیجے میں مرتب ہونے والے اثرات ونتائج:

غلامی کے نتیجے میں مرتب ہونے والے اثرات ونتائج میں حسب ذیل امور شامل ہیں:

الف۔غلاموں کے ساتھ حسن سلوک روا رکھنا:

غلاموں کے معاملے میں اسلام کی ہدایت پر عملدرآمد کرتے ہوئے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اپنے غلاموں کے ساتھ ہمیشہ حسن سلوک کا اہتمام کرتے تھے۔یہاں تک کہ وہ رات کے وقت نمازِ تہجد کے لئے خود ہی وضو کا انتظام بھی کرتے تھے۔اس پر انہیں توجہ دلائی گئی کہ اگر وہ اپنے غلاموں کو حکم دیں تو وہ ان کو اس زحمت سے بچا سکتے ہیں، اس پر انہوں نے فرمایا کہ نہیں، یہ بات نامناسب ہے۔اس لئے کہ رات ان کی اپنی ہے جس میں وہ آرام کرتے ہیں۔(۲۵)

مکروہ تنزیہی وہ فعل ہے کہ جس کا کرنا شریعت میں پسند نہ کیا گیا ہو اور اس سے بچنا بہتر وثواب ہو

ب۔ غیر ہنر مند غلاموں اور لونڈیوں کو کمانے کا مکلّف نہ قرار دینا:

غیر ہنر مند غلاموں اور لونڈیوں کو کمانے کے لئے مکلّف قرار دینا جائز نہیں ہے۔ اس لئے کہ یہ چیز ان کے لئے تنگی اور مشقت کا باعث بن سکتی ہے۔ اور کوئی ہنر نہ جاننے کی وجہ سے یہ پابندی انہیں اس بات پر بھی مجبور کر سکتی ہے کہ وہ اپنے مالک کو ادائیگی کرنے کے لئے کوئی حرام اور ناجائز ذریعہ اختیار کریں، چنانچہ حضرت عثان رضی اللہ عنہ نے ایک موقع پر اپنے خطبے میں اس موضوع پر اظہارِ خیال کرتے ہوئے فرمایا کہ غیر ہنر مند لونڈیوں کو کمانے کا مکلّف نہ ٹھہرایا کرو، اس لئے کہ اگر تم انہیں کمانے کے لئے مکلّف ٹھہراؤ گے تو وہ مطلوبہ رقم کمانے کے لئے بدکاری کریں گی۔ اسی طرح چھوٹے لڑکوں کو بھی کمانے کا مکلّف نہ ٹھہرایا کرو، اس لئے کہ اگر وہ کما نہ سکے تو چوری کریں گے۔ تم دوسروں کے معاملے میں درگزر سے کام لیا کرو، اللہ تعالیٰ تمہارے معاملے میں درگزر سے کام لے گا، اور انہیں اچھی قسم کے کھانے کھلایا کرو۔(۲۶)

ج۔ غلام کی امارت اور نماز میں امامت کا مسئلہ:

اسلامی ریاست میں اگر کوئی شخص اپنی صلاحیت اور اخلاص کی بناء پر کسی منصب کا استحقاق رکھتا ہے تو محض غلام ہونے کی وجہ سے اسے اس منصب سے محروم نہیں رکھا جائے گا۔ اسی طرح یہ چیز اس کے نماز میں امامت کرانے کی راہ میں بھی حائل نہیں ہوگی، چنانچہ حضرت عثان رضی اللہ عنہ کا ایک سیاہ فام غلام تھا۔ انہوں نے اسے ''ربذہ'' کے علاقے میں گورنر مقرر کر رکھا تھا اور حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ اور کئی دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نمازِ جمعہ اور دیگر نمازیں اسی غلام کے پیچھے پڑھا کرتے تھے۔(۲۷) نیز ملاحظہ ہو مادہ: صلوٰۃ/۱۱و)

د۔ فروخت کے موقع پر غلام والدین اور ان کی اولاد کو ایک دوسرے سے علیحدہ نہ کرنے کا حکم:

اولاد اپنے والدین سے انس ومحبت رکھتی ہے اور والدین بھی اپنی اولاد کے ساتھ ہی خوش وخرم رہتے ہیں۔ اور اگر ان میں سے کسی ایک کے ذمہ کوئی کام لگایا جائے تو دوسرا اس کی انجام دہی میں اس سے تعاون کرتا ہے۔ (یوں ان کی خوشیاں اور مسرتیں ایک دوسرے سے متعلق اور ایک دوسرے پر منحصر ہیں) اور چونکہ اسلام دنیا میں آیا ہی اس لئے ہے کہ نوع انسانی کو خوشیوں اور مسرتوں سے ہمکنار کرے۔ اس لئے اسلام میں یہ ہدایت دی گئی ہے کہ غلاموں کو

فروخت یا ہبہ کرتے وقت اولاد کو والدین سے جدا نہیں کیا جانا چاہئے، چنانچہ خلفائے راشدینؓ بشمول حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اس سلسلہ میں اپنے فیصلوں میں اسی اصول کو ملحوظ رکھتے تھے، چنانچہ حضرت حکیم بن عقال کی روایت ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے انہیں لکھا تھا کہ وہ ان کے لئے ایک سو غلام کنبے خریدیں اور ان کے پاس روانہ کریں لیکن انہوں نے انہیں تاکید کی کہ ان میں سے کسی غلام کو اس کی والدہ یا بیٹے سے علیحدہ کر کے نہ خریدا جائے۔(۲۸)

آپ نے ایک دوسرے موقع پر ارشاد فرمایا کہ غلاموں اور لونڈیوں کو اپنے اپنے کنبوں سے علیحدہ کر کے فروخت نہیں کرنا چاہئے۔(۲۹)

یعنی انہیں کنبوں کی صورت میں ہی فروخت کیا جانا چاہئے۔ اولاد کو والدین کے ساتھ ہی رکھا جانا چاہئے۔

ھ۔ لونڈی کی فروخت سے اس پر طلاق نہیں واقع ہوتی ہے:

اس معاملے میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا مؤقف حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے مؤقف سے مختلف تھا۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی رائے یہ تھی کہ لونڈی کی فروخت سے اس پر طلاق واقع ہو جاتی ہے۔(۳۰) جب کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی رائے میں لونڈی کو فروخت کرنے سے اس پر طلاق واقع نہیں ہوتی۔(۳۱)

غلام کی طلاق کا معاملہ:

اس سلسلے میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا مؤقف یہ تھا کہ طلاق کا انحصار مردوں کی حیثیت پر ہوتا ہے اور عدت کا دارومدار عورت کی حیثیت پر، اس اعتبار سے غلام اپنی بیوی کو دو طلاقیں دے سکتا ہے، خواہ اس کی بیوی لونڈی ہو یا آزاد عورت، چنانچہ ان کے دور میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے ایک غلام نے اپنی بیوی کو جو آزاد تھی دو طلاقیں دیں، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو معلوم ہوا تو انہوں نے حکم دیا کہ اب وہ شخص اس عورت کے ساتھ تعلقات زن و شوہر برقرار نہیں رکھ سکتا ہے۔(۳۲)

اس کے ساتھ ہی آپ نے یہ ارشاد فرمایا ہے کہ طلاق کا انحصار مردوں کی حیثیت پر ہوتا ہے اور عدت کا دارومدار عورتوں کی حیثیت پر(۳۳)

خلافِ اولیٰ وہ کام ہے کہ جس کے کرنے میں قباحت کا ذکر ہو (اصول فقہ)

اور چونکہ مکاتب اس وقت تک غلام ہی رہتا ہے جب تک کہ وہ اپنے ذمہ واجب الادا بدل الکتابت کی آخری قسط بھی ادا ہیں کر دیتا ہے۔ اس لئے طلاق کے معاملے میں مکاتب کی حیثیت وہی ہے جو غلام کی ہے، یعنی وہ صرف دو طلاقیں دے سکتا ہے۔ حضرت سعید بن المسیب رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے ایک ایسے مکاتب غلام کے معاملے میں جس نے اپنی بیوی کو جو آزاد تھی، دو طلاقیں دی تھیں، یہ فیصلہ صادر فرمایا تھا کہ وہ اس کے لئے اس وقت تک حلال نہیں ہوسکتی ہے جب تک کہ وہ ایک دوسرے خاوند کے ساتھ شادی کرنے کے بعد طلاق نہیں لے لیتی ہے۔ (۳۴)

روایت ہے کہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا ایک مکاتب غلام تھا، جس کا نام نفیع تھا، اس نے اپنی بیوی کو جو ایک آزاد عورت تھی دو طلاقیں دیں اور اس کے بعد اس سے رجوع کر لینے کا ارادہ کیا، چنانچہ اس سلسلہ میں مسئلے کی صحیح نوعیت معلوم کرنے کے لئے وہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا، ان دونوں نے جواب دیا کہ وہ عورت اب تم پر حرام ہوگئی ہے۔ (۳۵)

اسی طرح اگر مکاتب کی بیوی لونڈی ہو اور اس نے اسے دو طلاق دی ہوں، اور وہ اس سے علیحدہ ہوگئی ہو، تو پھر اگر اس کے بعد وہ اس کو خریدتا ہے، تو اس کے لئے ملک یمین کی بناء پر اس کے ساتھ وطی کرنا جائز نہیں ہوگا۔ (۳۶)

ر۔ غلام/لونڈی کی حد کا مسئلہ:

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ غلام/لونڈی پر آزاد مرد یا عورت کے مقابلے میں نصف حد قائم کرنے کے قائل تھے اور اس کی بنیاد اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کو قرار دیتے تھے:

فَعَلَيْهِنَّ نِصْفُ مَا عَلَى الْمُحْصَنٰتِ مِنَ الْعَذَابِ۔

ان پر اس سزا کی نسبت آدھی سزا ہے جو خاندانی عورتوں (محصنات) کے لئے مقرر ہے۔ (النساء: ۲۵)

عبداللہ بن عامر بن ربیعہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور دوسرے خلفائے راشدین کا دور دیکھا ہے۔ اور ان میں سے کسی کو بھی میں نے حد قذف کے سلسلے میں غلام کو چالیس کوڑوں سے زیادہ سزا دیتے نہیں دیکھا۔ (۳۷)

اسی طرح حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے ایک غلام نے ایک بار شراب پی تو انہوں نے اس پر نصف حد خمر نافذ کی۔

باقی جہاں تک مصنف ابن ابی شیبہ کی اس روایت کا تعلق ہے جس میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ کہا گیا ہے کہ وہ حد خمر کی سلسلے میں غلام کو اسی کوڑوں کی سزا دیا کرتے تھے۔(۳۸) تو یہ ایک شاذ روایت ہے۔ عین ممکن ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے غلام کو چالیس کوڑوں کی سزا تو حد خمر کے طور پر دی ہو، اور چالیس کوڑوں کی سزا کسی دوسرے جرم کی بناء پر تعزیر کے طور پر دی ہو۔ مثلاً ہوسکتا ہے کہ اس نے رمضان میں شراب پی ہو۔ یا شراب پینے کے بعد باہر نکل کر لڑائی جھگڑا کیا ہو اور لوگوں کو ڈرایا دھمکایا ہو۔ یا اس طرح کے کسی دوسرے جرم کا ارتکاب کیا ہو۔

ح۔ لونڈی اور ام الولد کے استبراء کا مسئلہ:

(ملاحظہ ہو مادہ: استبراء)۔

ط۔ لونڈی کو آزاد عورت سمجھ کر شادی کرنے والے کا حکم:

اگر کوئی شخص کسی عورت کے ساتھ یہ سمجھتے ہوئے شادی کرتا ہے کہ وہ ایک آزاد عورت ہے اور اس کے ہاں اس کے اولاد بھی ہوتی ہے، لیکن اس کے بعد یہ بات سامنے آتی ہے کہ وہ عورت لونڈی ہے۔ آزاد عورت نہیں ہے، تو ایسی صورت میں اس سے جو اولاد ہوئی ہوگی، وہ اس کے اصل مالک کی غلام/ لونڈی قرار پائے گی، اس لئے کہ آزادی یا غلامی کے معاملے میں اولاد اپنی ماں کے تابع ہوتی ہے، لیکن چونکہ اسلام غلاموں کی آزادی کا شدید خواہش مند ہے، اس لئے اس نے ایسی اولاد کے والد کو یہ حق دیا ہے کہ وہ فدیہ ادا کر کے اپنی اولاد کو آزاد کروا سکتا ہے۔ ایک بیٹے کی آزادی کے لئے اسے فدیہ کے طور پر دو غلام دینا ہوں گے اور ایک بیٹی کی آزادی کے لئے دو لونڈیاں۔

ی۔ بیوی کے غلام، لونڈی خاوند کے مملوک نہیں ہیں:

عورت کو چونکہ اپنے خاوند سے الگ مستقل طور پر ملکیت رکھنے کا حق بھی حاصل ہے۔ اس لئے بیوی کے غلام یا لونڈی کو اس کے شوہر کا غلام یا لونڈی قرار نہیں دیا جا سکتا، اس بناء پر جہاں ایک شخص کی لونڈی کے لئے یہ جائز ہے کہ اپنے آقا کے جسم کے کسی بھی حصے پر نظر ڈال لے۔

وہاں کسی خاتون کی لونڈی کے لئے یہ جائز نہیں ہے کہ وہ اپنی مالکہ کے شوہر کے ستر پر نظر ڈالے، چنانچہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ جب غسل فرمایا کرتے تھے تو میں ان کے کپڑے لے کر آیا کرتی تھی، اس موقع پر وہ مجھے تلقین فرمایا کرتے تھے کہ میں ان کی طرف نہ دیکھوں، اس لئے کہ ایسا کرنا میرے لئے جائز نہیں ہے۔(۳۹)

ک۔ لونڈی سے وطی کرنا:

- مرد کے لئے اپنی ایسی لونڈی سے جو خالصتاً اس کی ملک یمین میں ہو، وطی کرنا جائز ہے۔(نیز ملاحظہ ہو مادہ: تسری)

ل: متفرق احکام:

- آزاد اور غلام ایک دوسرے کے وارث نہیں ہو سکتے ہیں۔
- خلیفہ کو جنگی قیدیوں کے غلام قرار دینے کا اختیار حاصل ہے۔
- غلام یا لونڈی کے خلاف جنایت کا ارتکاب۔
- غلام یا لونڈی کے خلاف جنایہ کے دیت۔
- غلام یا لونڈی کا اپنے مالک کی چوری کرنے پر ہاتھ نہیں کاٹا جائیگا۔

مالک اپنے غلام اور لونڈی کی طرف سے فطرانہ ادا کرے گا۔

- غلام کو مال فئے میں سے کچھ دینا۔
- غلام کی گواہی۔
- لونڈی کی عدت۔
- غلام کا اپنے مالک کی اجازت کے بغیر نکاح کرنا۔
- غلام کیلئے بیک وقت دو سے زیادہ بیویاں رکھنے کی ممانعت۔
- غلام کا حق طلاق دو طلاقیں ہیں۔
- کفارہ کی وہ صورتیں جن میں غلام کا آزاد کرنا واجب ہے۔
- مالک کے ساتھ اس کے تعلق ولا کا ثبوت، آزاد کرنے والے کو حق ولا حاصل ہو جاتا ہے۔
- بھگوڑا غلام بھی اگر چوری کرے تو اس پر قطع ید کی حد نافذ نہیں کی جائے گی۔

**رمل:** طواف قدوم کے پہلے تین چکروں کے دوران میں ''رمل'' کرنا۔

امام محمد بن ادریس شافعی فرماتے ہیں: فقہ میں مجھ پر سب سے زیادہ احسان امام محمد بن حسن کا ہے